مقام اشاعت رضوی کتبخانہ بریلی

بتعلیم شیخ المشائخ حجۃ اللہ مبطل الباطل حضرت شاہ عبد العزیز و حضرت شاہ علی حسین صاحب

مصنفہ

فاضل نوجوان مولانا سید شاہ شرف الدین اشرف صاحب مدظلہ

اشرفی جیلانی

مسمیٰ بہ

شمشیر برہنہ

مطبوعہ بریلی الکٹرک پریس

بریلی

آر۔ ایس۔ لال رستوگی پرنٹر

(رضوی کتب خانہ محلہ بہاری پور بریلی سے شائع ہوا)

قیمت ۴/

بار دوم ۵۰۰

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سوال - کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب یا شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی نے کہیں اپنے آپکو حنفی لکھا ہے یا نہیں اگر لکھا تو کہاں۔ دوسرے ان حضرات کا طرز نماز کسی تحریر سے ثابت ہے یا نہیں اگر ہے تو کہاں۔ تیسرے مقلد ہونے کی ضرورت کو ان حضرات نے ملحوظ کیا ہے اور غیر مقلدین کو برا جانا یا نہیں تو وہ تحریر کیا ہے اور کہاں ہے۔ بینوا توجروا۔

الجواب

جناب حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب و حضرت شاہ ولی اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہما کے دستخط مطبوعہ کتابوں میں محفوظ نہ رہنے کے سبب سے میں حنفیت کے جلیل منصب کو اُن کے قلم سے اُن کے نام نامی کے ساتھ ثبت نہ دکھا سکا مگر ان حضرات کرام کی حنفیت ثابت کرنے کے لیئے ان کے فتاوے کافی سے زیادہ موجود ہیں سیدی حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب نے اصول حنفی ایک رسالہ میں جمع کیے جو اُن کے فتاوے میں طبع ہوا ہے۔ فتاوے عزیزیہ صفحہ ۶۶ اصل سادس میں تحریر فرماتے ہیں ان یکون الذی عدلوہ مجروحا عند امامنا وکذلک ما ضعفوہ او وضعوہ لایجب علینا ان نقول بہ۔ اُسی صفحہ میں اصل سابع میں تحریر فرماتے ہیں اذا کان فی المسئلۃ قول لابی حنیفۃ رحمۃ اللہ وصاحبیہ انہم عارضوا الحدیث مع صحتہ وصحۃ الاستنباط منہ ولا نظن انہم لم یبلغہم لتقرب زمانہم وسعۃ علمہم۔ ان دونوں اصول کے مشاہدے سے جناب شاہ صاحب کی حنفیت کا کامل یقین ہو جاتا ہے اس لیے کہ شاہ صاحب نے اصل سادس میں امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کو اپنا امام بتایا ہے اور اصل سابع میں امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے حق کر اُن کے رشید شاگردوں کے اتباع کو ضروری بتایا جاے حدیث صحیح اُن کے قول کے خلاف بھی موجود ہو اس پر بھی سوء ظن کو منع فرمایا اور اُن کی وسعت علم کا اقرار کیا حضرت شاہ

صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا رسالہ بابت نماز زنان کے ملاحظہ سے ان کا طریق نماز بخوبی معلوم ہو سکتا ہے۔ فتاوی عزیزیہ رسالہ نماز زنان صفحہ ۱۰ وضع نماز زنان بطور مردان فرق چند است اس فرق کے سلسلہ میں تحریر فرماتے ہیں چہارم آنکہ ہر دو دست زیر ناف نہ بندند تو معلوم ہوا کہ مردوں کی نماز کے متعلق بھی وہ ہی خیال ہے جو جمہور احناف کا ہے نہ وہ جو کہ بعض غیر مقلدوں کا خیال خام ہے۔ بلکہ اس پر واضح دیگر خیال کا صفحہ ۱۰۰ میں رد فرماتے ہیں۔ آنچہ فقیر نوشتہ است کہ محروم نماند ولا باعتبار افضلیت و اولویۃ است لہذا ترک رفع یدین می کنیم۔ جناب شاہ صاحب قبلہ نے اپنے فتاوی میں جابجا تقلید کی تاکید فرمائی ہے اور کئی جگہ تقلید کی ضرورت کو محسوس کیا ہے چنانچہ ذیل کے سوال صفحہ ۱۷۳ کے جواب میں جو کچھ تحریر فرمایا ہے اس سے پتہ چلتا ہے کہ شاہ صاحب قبلہ کے نزدیک تقلید شخصی کس قدر ضروری ہے۔

سوال۔ مردے مقلد بحسن ظن خویش کہ بایں مجتہد دارد اقتدا بوی می نماید در ہر حکم از احکام شرع کہ قول وے بکتاب و سنت موافق است و کافہ علمائے بایں جانب رفتہ اند چہ طور عمل نماید و بروز قیامت از عہدہ احکام اسلام چگونہ بر آید کہ بر کتاب و سنت عمل نکردہ بر قول کسیکہ نامور باطاعت او نبود عمل نص صریح و حدیث صحیح بگذاشت و آیات در باب اقتدا پیغمبر فراموش نمود قولہ تعالیٰ واتبعوہ لعلکم تہتدون الخ جناب شاہ صاحب تفصیل جواب کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں کہ عند الشان ہمیں رب العزۃ ہمیں است کہ خداوند در اختراع آراء خود مقید نبود دائم و در اتباع سلف استحکام بدہیں۔ و آثار قبول عند اللہ بیشتر یافتیم بنا بر آن معرفت ناسخ و منسوخ ظاہر و ماول مطلق و مقید بایشان گذاشتیم کہ مثل ایشان دریں امور قوت نداشتیم و ہمیں مصالح حالا ہم ثابت است آگے چلکر مزید تاکید فرماتے ہیں کہ فقہائے اہلسنت کے اجماع سے باہر قدم نہ نکالنے ارشاد فرماتے ہیں از جملہ فقہاء اہلسنت جمعے براں رفتہ بوجیکہ از مخالفت اجماع بیروں آمدہ الخ غیر مقلدین کے خلاف تراویح کا عدد صحیح بیس ثابت کرتے ہوئے صفحہ ۱۲۶ میں تحریر فرماتے ہیں چون

نزد ایشاں ثابت شد کہ آں حضرت ازیں مادہ دریں قیام زیادہ ازاں عدد میفرمودند
و بہ عشرین نمیرسانیدند لیکن بعد عدد بیست و سہ را اختیار کردند دریں عدد اجماع شد
بود و بعد از تحقیق اجماع مراعات ایں عدد ہم از ضروریات گشت در حق قرون متأخرہ
ازیں جہت است کہ فقہا دریں امر تشدد می کنند و چنیں ہائے بسیار است کہ بعد از تحقیق
اجماع تاکید شدید پیدا کردہ اند و قبل ازیں چنداں تاکید نداشتند الخ عبارت مذکورۃ الصدر
سے شاہ صاحب نے یہ ثابت فرما دیا کہ اجماع کے ذریعے ایک امر غیر ضروری ضروریات
دین میں داخل ہو جاتا ہے اور اسی سلسلہ میں صفحہ ۱۲۷ میں تحریر فرماتے ہیں۔ بہرحال دراینجا
قاعدہ کلیہ را ملحوظ نظر باید فرمود کہ در وقت اجماع از اتفاق اہل حل و عقد برامرے از امور
شرعیہ دلائل و ماخذ آں امر از طرق شتی و مسالک متعددہ بر قلوب اہل عصر وارد میشود
و ہیئت مجموعیہ موجب یقین یا ظن غالب بحکم آں امر میشود اگر دیگراں کہ دراں وقت
حاضر نبودند ہر ماخذ و دلیل را فرادی نظر کنند نزد ایشاں غلبہ ظن یا یقین میشود
لیکن در حق ایشاں اجماع منعقد در زمان سابق در دلیل بودن کفایت می کند ازیں
قاعدہ مسائل بسیار برمی آید و اگر اہل زمان متاخر خواہند کہ سوائے اجماع دلیلے دیگر
دراں مسائل پیدا کنند متحیر می شوند و ہرگز ایشاں را بر دلیل یقین میسر نمی شود زیرا کہ
دلائل مانند اجماعیہ در ذہن ایشاں فراہم نمی آیند۔ شاہ صاحب نے بطریق حدس
غیر مقلدوں کا ایسا نفیس رد کیا ہے کہ انھیں کی شان کو شایاں ہے۔ یہ ثابت کر دیا
کہ مجتہدین کرام نے کتاب و سنت کو جیسا کچھ سمجھا ہے دوسرے ویسا نہیں سمجھ سکتے
ان کے لیے بہترین دلیل اجماع مجتہدین ہے بلکہ وہ اگر کسی مجمع علیہ مسئلہ میں غور بھی
کریں اور کوئی دلیل اجماع سلف کے سوا تلاش کریں تو اپنے قصور فہم کے سبب
سے حیران و پریشان ہونگے مجتہدین جیسے دلائل انہیں نصیب ہی نہیں ہو سکتے
حضرت شاہ صاحب کی تحقیق اور ان کا طریق نماز کوئی ایسا امر نہیں جو محتاج
بیان ہو مگر اس ڈھٹائی کا کیا جواب ہے کہ نعمان الہند کو غیر مقلد بتایا جاتا ہے۔ فتاوی
عزیزیہ کی یہ عبارتیں نیز جناب شاہ صاحب اور شاہ ولی اللہ صاحب کی دیگر

کتب دیکھ کے فیصلہ کر دو کہ کیا غیر مقلدین ایسے ہی ہوتے ہیں اور اگر غیر مقلدی اسی کا نام ہے کہ ائمہ اربعہ رضوان اللہ عنہم کے اتباع کو شاہ صاحب کی طرح سے ضروری دینی جانے تو چشم ما روشن دل ما شاد۔ میں اور میرے اسلاف کرام بھی انھیں خیالات کے غیر مقلد رہے ہیں اور اگر غیر مقلدی موجودہ بدلگامی کا نام ہے (اور ضرور ہی) تو ع خدا محفوظ رکھے ہر بلا سے۔

مزید اطمینان کے لیے فتاوے عزیزیہ کے چند ان صفحات کا حوالہ دیتا ہوں جن میں صرف غیر مقلدین کے خیالات کا کافی رد کیا گیا ہے اور وہابیت کی اچھی بیخ کنی کی گئی ہے۔

استمداد از اموات	صفحہ ۹۴	نذر میت و قبر پوش	صفحہ ۹۵
اخذ فیض از قبور	"	جواز ایصال ثواب بذریعہ طعام	صفحہ ۹۷
تعیین عرس و زیارت	"	مسئلہ بست گمت تراویح	صفحہ ۹۸
آبپاشی و خوشبو قبر پہ	"	جواز استعانت از اہل قبور	صفحہ ۱۲۸

چند عبارتیں تحفہ اثنا عشریہ کی بھی ملاحظہ ہوں

۱۔ تحفہ اثنا عشریہ مطبوعہ کلکتہ صفحہ ۵۸۔ قدرے از نحو و عربیت آموختہ در تحقیق احکام الہی قدم می نہند و خود را عالم می پندارند۔

۲۔ ایضاً تحفہ صفحہ ۹۷ میں ہے پس در نظر او ہمہ مذاہب اہلسنت برہم شوند و ایں از ایشاں بسیار تحفی است علمائے سنیاں دغا خورند و حیران و سراسیمہ شوند۔

۳۔ ایضاً تحفہ صفحہ ۱۲۷ میں ہے۔ کید ہشتادو پنجم آنکہ طعن۔ بر اہل سنت و ابو حنیفہ و شافعی و مالک و احمد اختیار می کنند و مذہب ائمہ را اختیار می کنند شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ بجواب اس طعن کے صفحہ ۱۲۸ میں تحریر فرماتے ہیں بلکہ فقہائے صحابہ را اگرچہ نزد اہل سنت بریقین افضل اند از ابو حنیفہ و شافعی و لے صاحب مذہب نمی دانند بلکہ افعال و اقوال آنہا را ماخذ فقہ و دلائل احکام می شمارند و آنہا را و سائط

وصول علم شرعی از جانب غیب می انگارند و نیز اتباع فقہاء مذکورین اتباع
ائمہ است کہ ایشاں فقہ و مذہب و قواعد استنباط را از حضرت ائمہ فراگرفتہ اند
وسلسلہ تلمذ خود را باین بزرگواران رسانیدہ اند۔

۴- ایضاً تحفہ صفحہ ۱۲۹ ایں ہے۔ پس معلوم می شد کہ چنانچہ نسبت مذہبے با امامے معنے
نمیدارد۔ و ہمچناں اتباع امام بلا واسطہ نیز غیر مجتہد را امکان ندارد و لہذا نقل
را در اتباع شریعت پیغمبر از توسیط مجتہد ناگزیر است۔

۵- ایضاً تحفہ ۱۶۶ تعصب ہشتم دہم گویند اہلسنت بدتر اند از یہود و نصاریٰ
ذکرہ ابن المعلم وغیرہ سبحان اللہ ایمان ایشاں را بخدا اور رسول و ملائکہ و قرآن
و جمیع کتب بہ و روز آخرت و محبت ایشاں با رسول و خاندان رسول و جمیع عبادات
ایشاں از بدنیات و مالیات و فاتحہ و درود کہ بنام ایں بزرگواران می کنند ہمہ برباد
رفت و مردود شد۔

سطور بالا میں مختصر التحفہ کی پانچ عبارتیں ذکر کی گئیں پہلی عبارت میں جناب شاہ
صاحب نے موجودہ زمانہ کے مجتہدوں کی انتہائی تحقیر کی ہے۔ دوسری اور
تیسری عبارت کا مفہوم یہ ہے کہ مذہب حق اور فرقہ ناجیہ اہلسنت ہی کا فرقہ ہے اور وہ
انھیں چار شعبوں میں منحصر ہے۔ ومن ابتغی غیر ذلک فقد ضل عن سواء السبیل
جو لوگ شاہ صاحب کے اتباع کے مدعی ہیں حضرت شاہ صاحب قبلہ کے نزدیک
ان کی نجات اس میں ہے کہ ائمہ اربعہ رضوان اللہ عنہم کا دامن مضبوط پکڑیں۔
چوتھی عبارت صراحۃً اس بات پر دال ہے کہ کسی نبی کا اتباع بلا توسط مجتہد ناممکن ہے
عبارت پنجم میں بسلسلہ حسنات فاتحہ و درود کا بھی ذکر کیا۔ علی ہذا القیاس جناب
حضرت شاہ ولی اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ انفاس العارفین میں اپنے والد ماجد
کے حال میں تحریر فرماتے ہیں حضرت ایشاں در قصبہ ڈاسنہ بزیارت مخدوم
الہ دیا رفتہ بودند شب ہنگام بود دراں محل فرمودند مخدوم ضیافت ما کنند میگویند
کہ چیزے خوردہ روید ......

توقف کردند تا آنکہ از مردم منقطع شد و ملال بر یاراں غالب آمد آنگاہ زنے بیاد طبق برنج و شیرینی بر سر و گفت نذر کردہ بودم اگر زوج من بیاید ہماں ساعت ایں طعام پختہ بہ نشینندگان درگاہ مخدوم الہ دیا رسانم دریں وقت آمد ایفائے نذر کردم۔

اسی انفاس العارفین میں دوسری جگہ فرماتے ہیں حضرت ایشاں فرمودند کہ فرد یکے را مشکلے پیش افتاد نذر کرد کہ بار خدایا اگر ایں مشکل بسر آید ایں قدر مبلغ بحضرت ایشاں دہیم آں مشکل مندفع شد آں نذر را از خاطر او برفت بعد چندے اسپ او بیمار شد و نزدیک ہلاک رسید بر سبب ایں امر مشرف شدم یکے از خادماں گفتہ فرستادم کہ ایں بیماری اسپ از عدم وفائے نذر است اگر اسپ خود را میخواہی نذرے را کہ در فلاں محل التزام نمودہ بفرست وے نادم شد و آں نذر فرستاد ہماں ساعت اسپ او شفا یافت۔ ان دو مذکور عبارتوں نے بخوبی ثابت کر دیا کہ نہ صرف شاہ ولی اللہ صاحب بلکہ اُن کے والد جناب مولٰنا شاہ عبد الرحیم صاحب بھی نہایت خوش عقیدہ سُنی تھے نیز مسائل ذیل اہلسنت والجماعت کیلئے کھاف کر دیے۔

(۱) اولیار کرام رضوان اللہ عنہم کے مزارات پر حاضری دینا۔

(۲) اولیار کرام کا حاضرین مزار سے مطلع ہو رہنا۔

(۳) اولیار کرام کا اپنے مزار شریف میں سے کلام کرنا۔

(۴) اولیار کرام کا بعد وفات بھی غیب پر اطلاع پانا۔

(۵) مصیبت کے دفع کے لیے نذر ماننا۔

(۶) ایفار نذر نہ کرنے سے بلا آنا اگرچہ یہ عدم ایفا بھول جانے کے سبب سے ہو۔

(۷) اور نذر کے پورا کرتے ہی اُس بلا کا دفع ہونا۔

حضرت شاہ عبد العزیز صاحب ایک جگہ تحفہ اثنا عشریہ میں تحریر فرماتے ہیں

حضرت امیر و ذریہ طاہرہ او را تمام امت بر مثال پیراں و مرشداں می پرستند و امور تکوینیہ را بایشاں وابستہ میدانند و فاتحہ و درود و صدقات و نذر بنام ایشاں رائج و معمول گردیدہ چنانچہ باہمیں اولیار اللہ ہمیں حالہ است

فاتحہ و درود نذر و مجلس :
شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی اس عبارت سے فوائد ذیل حاصل ہوئے (۱) فاتحہ مروجہ (۲) عرس اولیا (۳) پیروں کا ادب (۴) مولی علی وائمہ اطہار کی بندگی (۵) اس پرستاری اور بندگی پر تمام امت مرحومہ کا اجماع (۶) فتح و شکست تندرستی و مرض دولتمندی تنگدستی اولاد ہونا نہ ہونا مراد ملنا نہ ملنا اور ان کے مثل احکام تکوینیہ کا مولی علی وائمہ اطہار و اولیاء کرام سے وابستہ ہونا (۷) اس وابستہ جاننے پر امت مرحومہ کا اجماع ہے ایسے امور حضرات مذکورین کے عقائد و اعمال ہیں جو غیر مقلدوں کے نزدیک شرک اور معصیت کبیرہ ہیں فاین ھذا من ذالک اب وہابی یا غیر مقلد کس منھ سے ان حضرات کرام کو اپنے طائفہ کا مقتدا مانتے ہیں۔ جن لوگوں کو شاہ صاحب سے ہم مذہب ہونیکا دعوی ہے انھیں بجز اس کے کچھ چارہ کار نہیں کہ توبہ کر کے احناف کے برگزیدہ گروہ میں شامل ہو جائیں۔ واللہ تعالی وعلمہ اتم۔

حررہ احقر عباد اللہ فقیر شرف الدین اشرفی جیلانی

تمام شد